سوال

(533) بھینس کی قربانی جائز ہے یا ناجائز؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

بھینس کی قربانی جائز ہے یا ناجائز؟ علمائے بہاول پور کا موقف یہ ہے کہ بھینس کی قربانی کا چونکہ رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام سے کوئی ثبوت نہیں۔ اور قرآن پاک کی ''سورہ الانعام'' کی (آیت ۴۴) میں آٹھ نر و مادہ جانوروں کا ذکر ہے اور ان میں بھیس شامل نہیں۔ لہٰذا اس کی قربانی بھی نہیں۔ (یہاں سے قربانی کا استدلال جائز نہیں۔ کیونکہ یہ سورہ مکی ہے اور احکامِ قربانی مدینہ میں نازل ہوئے) جب کہ دوسرے شہروں سے یہاں آنے والے علمائے کرام کا موقف اس کے بر عکس ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ بھینس کی قربانی اگرچہ مسنون نہیں مگر اس کا جواز ضرور ہے کیونکہ ''سورۃ الحج'' آیت نمبر: ۲۸/۳۴ میں اللہ تعالیٰ نے قربانی کے لیے بَہِيمَةُ الْأَنْعَامِ (چوپائے) کی شرط لگائی ہے۔ اور بَہِيمَةُ الْأَنْعَامِ کا لفظ عام ہے جس کو اجماع امت نے گھریلو پالتو جانوروں کے ساتھ خاص کیا ہے اور یہ بھی باجماع امت سب پر واضح ہے کہ بھینس بھی پالتو بَہِيمَةُ الْأَنْعَامِ میں سے ہے لہٰذا باقی جانوروں کی طرح یہ بھی قربانی کے جانوروں میں داخل ہے۔

اگر اس آیت یعنی ''سورۃ الحج'' والی مدنی آیت کو ''سورۃ الانعام'' والی مکی آیت سے بھی خاص مان لیں اور بَہِيمَةُ الْأَنْعَامِ سے ابل، بقر، اور غنم مراد لیں تب بھی مسئلہ واضح ہے کیونکہ اہل لغت اور فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ بھینس بقر کی نوع ہے لہٰذا جس طرح بقر قربانی کے جانوروں میں شامل ہے کسی صریح اور صحیح دلیل کے بغیر اس کو بقر سے خارج کرنا ثابت نہیں۔ مزید برآں احکام قربانی پوری دنیا کے لیے ہیں۔ اس کو دنیا کے کسی خاص علاقے کے ساتھ محدود کرنا درست نہیں۔

یہاں پر یہ مسئلہ باعثِ نزاع بنا ہوا ہے۔ لہٰذا آپ اس بارے میں اپنی تحقیق کی روشنی میں فتویٰ ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ ضعیف موقف ہم پر واضح ہو جائے۔ (محمد حنیف وینس، گنج بازار، بہاولپور) (۱۹ جون ۱۹۹۸ئ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بھینس کی قربانی درست نہیں۔ کیوں کہ یہ بَہِيمَةُ الْأَنْعَامِ میں شامل نہیں جن کی قربانی کا قرآن میں حکم ہے، وہ ہیں دنبہ، بکری، اونٹ، گائے، تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔ مرعاۃ المفاتیح (۲/۳۴۴۔۳۴۵) اور فتاویٰ اہل حدیث: ۲/۴۲۶۔۴۲۷)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:415

محدث فتویٰ